’’پہلو میں نازنین ہو تو اسلام زندہ باد‘‘

موجودہ نودریافت جمہوریت کے ’’ثمرات‘‘ وقتاً فوقتاً عوام تک پہنچتے رہتے ہیں۔خاکی بیوروکریسی کی کیاری میں سر اٹھانے والی اس جمہوری پنیری اور گڈ گورننس کی دعوے دار ’’عوامی، فلاحی اور جمہوری حکومت‘‘ کے برگ و بار اس قدر ’’زرخیز‘‘ اور ’’ثمر آور‘‘ ہیں کہ عوام و خواص مستفید ہو رہے ہیں۔ذیل میں ’’پڑھے لکھے پنجاب‘‘ کی فلاحی کابینہ کے صوبائی وزیر اوقاف سے متعلق ایک خبر جو اخبارات میں چھپی ہے‘ بلاکم و کاست قارئین کے لیے پیش خدمت ہے۔

مرید کے (نامہ نگار) صوبائی وزیر اوقاف عید میلاد النبی ﷺ کا پروگرام چھوڑ کر عورتوں کو تعویز لکھ کر دیتے رہے۔شہری ۳ گھنٹے انتظار کے بعد پریشان ہو کر گھروں کو چلے گئے۔تفصیل کے مطابق گزشتہ روز بزم بہار مدینہ مرید کے کے زیر اہتمام چوک مرکزی مسجد مہاجرین میں عید میلاد النبی ﷺ تقسیم ایوارڈز پروگرام کی تقریب تھی۔مہمان خصوصی وزیر اوقاف پنجاب سعید الحسن شاہ تھے۔بزم بہارِ مدینہ نے ان سے ایک ہفتہ قبل وقت لے کر باقاعدہ دعوتی کارڈ چھپوائے تھے لیکن جب تقریر کا وقت آیا تو سعید الحسن شاہ نے کہا کہ میں شکر گڑھ میں ہوں‘ ڈیڑھ گھنٹہ بعد مرید کے آجاؤں گا۔لیکن جب وقت مقررہ آیا تو وزیر نے جواب دیا کہ ’’میں والٹن میں عورتوں کو تعویز لکھ کر دے رہا ہوں۔آپ کے پروگرام سے عورتیں زیادہ اہم ہیں۔‘‘ پولیس سکواڈ بھی وزیر کا انتظار کرتی رہی۔(روزنامہ ’’نوائے وقت‘‘۔لاہور، ۸/جون ۲۰۰۴ء)

دوستوں سے ایک سوال ہے کہ جو شخص عید میلاد النبی کی تقریب چھوڑ کر عورتوں میں ’’راجہ اندر‘‘ بنا بیٹھا ہوا سے کس نام سے یاد کرو گے؟ کون سا لقب اس کے لیے موزوں ہوگا؟ بقول شورش کاشمیریؒ

میں جانتا ہوں مجمع زہاد کا مزاج
حجروں میں ان کو جلوۂ جانانہ چاہیے
پیر صبا فروش ہے محبوب در بغل
سادہ دلانِ شہر سے نذرانہ چاہیے
پہلو میں نازنین ہو تو اسلام زندہ باد
ورنہ مزاجِ یار فقیرانہ چاہیے

(ہفت روزہ ’’الاعتصام‘‘ ۱۸/جون ۲۰۰۴ء)